بعونہ تعالیٰ

گلدستۂ معراج

مؤلفہ

حسب فرمائش برادر مکرم جناب شیخ ریاض الدین صاحب

باہتمام

حافظ فیاض الدین پرنٹر

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھپا

۸۱۰۲
دی ار گ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویروز ور بستان سرا ہمہ طوطیان خوشنوا — کرتی تھیں نعت مصطفیٰ بلغ العلیٰ بکمالہ
اور بلبلیں سب سو بسو لے لیکے ہر اک گل کی بو — کرتی تھیں یہ ہی گفتگو کشف الدجیٰ بجمالہ
اور قمریاں بھی شوق سے گردن نکالے طوق سے — کہتی تھیں یہ ہی ذوق سے حسنت جمیع خصالہ
پتھریوں کے سنکر چہچہے انسان بھلا کیوں نہ کہے — واجب ہے اس کو یہ کہے صلوا علیہ و آلہ

اے اتقیاں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معراج شریف کا مختصر بیان کیا جاتا ہے کہ سامعین کو سنکر موجب عبرت اور سبب افزونی محبت کا ہو

کیا ہے کہ آج اور ہی رنگ زمانہ ہے — آراستہ خدا کا ہر اک کارخانہ ہے
قدسی ہیں شاد عرش پہ جشن شہانہ ہے — جو جو ہے زباں پہ یہ اُسکے ترانہ ہے
اے خازنِ بہشت ذرا اہتمام کر — آراستہ ہو خلد برین انتظام کر
چمکا کے پھول پھول کو ماہ تمام کر — محبوب کو پسند جو آئے وہ کام کر
حوریں لباس بدلیں برابر نئے نئے — آرایشوں کے ساتھ ہوں زیور نئے نئے
پہونچا دو انبیا کو یہ فرمان اٹھو اٹھو — ایوبؑ و نوحؑ و موسیٰؑ عمران اٹھو اٹھو
آمادہ سب نبی رہیں تسلیم کے لیے — جائیں حبیب پیارے کی تعظیم کیلیے
گردوں کو ہو یہ حکم کہ اب تو ٹھہر ٹھہر — خورشید اپنی جا رہے اپنی جگہ قمر

جائیں کہیں نہ قابض ارواح رات بھر … تکلیف جانکنی سے اماں پائے ہر بشر
مٹی نہ فاسقوں کی بھی اس شب خراب ہو … موقوف کافروں پہ سحر تک عذاب ہو
گھر میں خدا کے آمد مہماں کی دہوم ہے … محبوب خاص حضرت سبحان کی دہوم ہے

اے عاشقان محمدؐ جب باون برس کی عمر شریف جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی بموجب روایت مشہور رجب کے مہینہ کی ستائیسوین رات کو معراج ہوئی جبرئیلؑ اور میکائیل کو حق تعالی کا حکم آیا کہ جبرئیلؑ تو ستر ہزار فرشتے اپنے ساتھ لے اور ایک براق برق خرام جنت سے لیکر ہمارے محبوب محمدؐ مصطفےٰ کے دولت خانہٴ نبوت کا شانہ پر جا اور اگر سوتے ہوں تو باادب کھڑا ہو کر اس طرح سُنا ؎

وقت سونیکا نہیں ہے اے خلیل … بس بلاتا ہے تمہیں رب جلیل
دیکھئے اٹھکر یہ کیسی رات ہے … سنئے چل کر کونسی وہ بات ہے
آجکی شب تیری عظمت اور قدر … حق کو ہے منظور اے والا گہر
اس لیے ہے یہ تمامی دہوم دہام … ہیں ترے مشتاق سارے خاص و عام
فرش سے لے عرش تک پر نور ہے … ہر در و دیوار رشک طور ہے

حیرة الانسان میں لکھا ہے کہ جبوقت جبرئیل علیہ السلام براق لینے کو بہشت میں گئے ستر ہزار شہر براقوں کے دیکھے ہر ایک شہر میں نوے ہزار قطار براقونکی نظر آئیں۔

جنت میں تو براق نظر آئے بے شمار … اُسکو نہ پایا جس کو ہوا حکم کردگار۔

حکم آیا اے جبرئیل یہ سب براق محمدؐ صلعم کی اُمت کیواسطے ہیں اور خاص حضرت کی سواری کا براق تیری داہنی طرف ہے جبرئیلؑ نے داہنی طرف دیکھا ایک دیوار کہربا کی نظر آئی اس میں دروازہ بلور اور قفل الماس کا پڑا تھا جبرائیل متامل ہوئے کہ میں اسمیں کیونکر پہنچوں۔

جبرئیل راہ راست جو تیری نگاہ ہے … اس کی کلید اشہد ان لا الٰہ ہے
کلمہ میرے حبیب کا منہ سے نکال کر … اندر کو جائیو تو قدم کو سنبھال کر

روح الامیں نے کلمۂ توحید جب پڑھا ۔۔۔ الماس کا جو قفل تھا ازخود وہ گر پڑا
اندر گئے تو دیکھے مکانات جابجا ۔۔۔ ہر ایک مکان اسمیں ہر اک رنگ کا بنا
روح الامیں نے کی جو نگہ اس مقام پر ۔۔۔ صلوات پڑھ رہے تھے ملک گام گام پر

پھر جبرئیل نے دیکھا کہ ایک براق نہایت غمگین سب براقوں سے پیچھے حضرت کا اشتیاق میں کھانا پینا چھوڑکر اس خیال میں روتا تھا کہ اتنے براقوں کے سامنے مجھکو کون پوچھیگا پس جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا کہ اے براق تو کیوں روتا ہے براق نے کہا اے جبرئیل ہزار برس ہوئے کہ میں نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا تھا اسی روز سے راحت و آرام چھوٹ گیا تفسیر لاوالمذکرین میں لکھا ہو کہ سر اس براق کا موتی کا اور کان زمرد کا اور ماتھا لعل کا جسپر بخط نور لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آنکھیں اسکی لعل کی ناک کہربا کی ہونٹ مونگے کے دانت موتی کے گردن یاقوت کی ایال زعفران سے جب سر کو ہلاتا مشک جھڑتی پھریری لینے سے بالوںمیں نور لہراتا بال بال میں موتی پروئی ہوئی سم جہاں رکھتا زمین روشن ہو جاتی پیٹھ اسکی سونیکی پیٹ چاندی کا ہاتھ پاؤں زمرد کے دم شاخ مرجان کی دونوں بازو طرح طرح کے جواہرات سے جڑے ہوئے اس براق کو جبرئیل علیہ السلام مع ستر ہزار فرشتوں کے لیکر آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے اور وہاں پر جو دیکھا کہ آپ خواب استراحت فرمارہے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا پاس ادب سے کس طرح سے جگاؤں

استراحت میں تھے مصروف شہنشاہ انام ۔۔۔ خواب سے نرگسی آنکھوںنیں کیا تھا آرام
دلمیں کہتے تھے کہ بیشک ہی تردد کا مقام ۔۔۔ ترک آداب ہو کس طرح جگائے یہ غلام
ہوا جبرئیل کو اس طرح سے وہاں پر الہام ۔۔۔ بہر بیداری محبوب خدا کر یہ کام
اپنا منہ مل قدم پاک سی اے نیک انجام ۔۔۔ ملتا جا منہ کو اور آہستہ کہے جا یہ کلام
ہے یہ معراج کی شب ای مری سرور جاگو ۔۔۔ آیا جبرئیل ہے لینے کو پیمبر جاگو
در پہ جبرئیل حضرت ہے ترا انور جاگو ۔۔۔ لو بلاتا ہے خدا تم کو پیمبر جاگو

اے رسولِ عربی شافعِ محشر جاگو
سرورِ ہر دوسرا ساقیِ کوثر جاگو

غیرتِ مہر و مہ و ماہِ انور جاگو
بخت پر آپ کے قربان سکندر جاگو

شمعِ کافوری لیئے در پہ ہیں حاضر ملکوت
خلق کے راہنما ہادی و رہبر جاگو

بس بلاتا ہے تمہیں آج خداوندِ جہاں
چل کے دکھلا دو ذرا روئے منور جاگو

خوابِ راحت سی جگاتا ہی تمہیں یہ خادم
صدقے ان نرگسی آنکھوں کے گلِ تر جاگو

چل کے بخشش کرو امت کی بلاتا ہی خدا
یہ شبِ قدر ہی اے شافعِ محشر جاگو

جو کسی کو نہ ملا تمکو مبارک ہووے
شبِ معراج شہا تمکو مبارک ہووی

حضرت آدمؑ کی خلافت ہو مبارک تمکو
شکر بس نوحؑ نبی ہووے مبارک تمکو

گرچہ موسیٰؑ نے کیا طور پہ تہا رب سی کلام
عرشِ اعلیٰ پہ تکلم ہو مبارک تم کو

اور ہی سب سی جدا شان تری رب کے حبیب
عرش پر رب کا ہو دیدار مبارک تم کو

حشر کے روز تکے گی ترا منہ خلق اللہ
ہو شفاعت کی بڑی شان مبارک تم کو

پس آپ خواب سے بیدار ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ نے آپ کو سلام بہیجا ہے اور اپنے پاس بلایا ہی اسواسطے کہ عنایت کرے آپ کو ایسا مرتبہ کہ جو کسی پیغمبر کو نہیں ملا پس آپ نے یہ مژدہ سنکر قصد طہارت کا فرمایا خطاب آیا کہ اے جبرئیل ہمارے محبوب کے واسطے آب کوثر سی پانی لیجا ہنوز بند قبا اور تکمہ گریبان وا نہونے پایا تہا کہ آب کوثر میں فردوس سی رضوان لایا؛ اُس گلِ گلشنِ توحید کو بس نہلایا۔ پہر جبرئیل علیہ السلام نے آپکے سینہ کو ناف تک چاک کیا دلکو نکالکر خوب دہویا اور حکمت و ایمان سے بہر دیا اور جواہر کے آفتابہ سی جنت کے پانی سے یاقوت سرخ کے طشت میں آپ کو وضو کروایا اسی عرصہ میں جنت کا داروغہ رضوان چالیس ہزار فرشتے ساتھ لیکر ایک سبز جوڑا اور نور کا عمامہ لایا اور اسمیں چار سطریں لکھی تہیں پہلی سطر میں محمد رسول اللہ دوسری سطر میں محمد نبی اللہ تیسری سطر میں محمد حبیب اللہ چوتھی

سطر میں محمد خلیل اللہ لکھا تھا اور یہ چالیس ہزار فرشتے زمین اور آسمان کے پہلے پیدا ہونے سے حضرت پر درود پڑھتے تھے جب رضوان عمامہ لیکر چلا فرشتوں نے عرض کیا خداوندا ہم اتنی مدت سے عمامے والے پر درود پڑھتے تھے حکم ہو تو ہم بھی اسکی زیارت کو جاویں پس وہ عمامہ کیساتھہ حاضر ہوئے جب حضرت وضو کر چکے جبرئیل کو حکم دیا کہ وضو کا پانی میکائیل کو دو اور میکائیل عزرائیل کو دے اور عزرائیل اسرافیل کو دیوے اور اسرافیل رضوان کو دیکر کہدے کہ یہ پانی جنت کی حوریں اپنی آنکھوں سے لگاویں اور منہ پر ملیں حوروں نے جسوقت وہ پانی اپنی آنکھوں سے لگایا اور چہرے پر ملا اسیدم حسن و جمال ان کا دوچند روشن ہوا۔

حلہ نور بہشتی جو انہیں پہنایا — حسن کا اور ہی سامان نظر میں آیا
جب عمامے نے شرف فرق کا اوپر پایا — دیکھکر یوسف کنعان بھی انہیں شرمایا
چمکا یاقوت کا جب زیب کمر فرمایا — اس گھڑی بلبل سدرہ کی زباں پر آیا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را — برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

بعد اسکے جبرئیل اور آپ بیت الحرام سے ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے باہر تشریف لائے اور براق برق خرام مرصع لگام سجا سجایا ایک طرف کھڑا تھا پس آپ اسے دیکھکر رونے لگے خطاب آیا کہ ای جبرئیل تو ہمارے محبوب سے پوچھ کہ وقت عیش و کامرانی کا ہے یا ملال و اندوہ پریشانی کا۔

جبرئیل نے کہا یہ خوش ہونیکا وقت ہے — فرمائے یہ کون سا رونے کا وقت ہے
فرمایا شہ نے میرے اخی میرے غمگسار — امت جو یاد آئی نہ دل کو رہا قرار
دن ہوگا باز پرس کا جسوقت آشکار — امت پیادہ ہوگی مری اور میں سوار
لپٹے ہوئے وہ ہونگے ہماری رکاب سے — میں منہ دکھا سکوں گا نہ شرم و حجاب سے

یعنے اے جبرئیل آج مجھے خلعت سرفرازی مرحمت ہوا خالق اکبر نے اپنے پاس بلایا براق سواری کیواسطے آیا ملائکہ مقربین استقبال کو آئے۔ آہ قیامت کے

دن میری اُمت کے لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے ہوکے اُٹھیں گے اور ہاتھ بیکسی کا پھیلائے بوجہ گناہوں کا سر پر لئے ہوئے پچاس ہزار برس کی راہ پلصراط اور تیس ہزار برس کی راہ قیامت کیونکر طے کرینگے

غربت امت عاصی کو میں بھولوں کیونکر
رہتا ہے مجھکو تصور یہ فقط آٹھ پہر
ہے ازل سے یہ نوشتہ مری لوح دل پر
دیکھیں پیش آتا ہے کیا اُن کو بروز محشر

جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا حبیب خدا شافع روز جزا آپ اللہ کے پاس تشریف لئے چلتے ہیں جو کچھ کہنا ہو وہیں کہہ دیجیئے گا آپنے کہا کہ اے جبرئیل ہرگز یہ تقاضائے محبت نہیں۔

حق میں جب اسکے کچھ ارشاد کریگا داور
تب ہی جبرئیل قدم رکھونگا اسکے اوپر

خطاب آیا کہ محبوب میرے آپ کچھ اسکا غم نفرمائیں جیسا کہ براق آج درِ دولت پر آپ کی سواری کیواسطے بھیجا ہے ویسے ہی آپ کی اُمت کی سواری کیواسطے ایک ایک قبر پر علیحدہ علیحدہ بھیجوں گا جب یہ خطاب آپنے سنا وہیں سجدہ شکر ادا کیا اور اسطرح فرمانے لگے

جو طلب میں نے کیا مجکو عنایت سو دیا
اس گنہگار کی ہے شرم وحیا آپکے ہاتھ
تیرے قربان مرے ناز اُٹھانیوالے
میرے آقا مری بگڑی کے بنانیوالے

جب آپ اُس براق پر سوار ہونے لگے براق نے کودنا شروع کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے براق یہ کیا بے ادبی اور گستاخی ہے اگر پہچان کی آنکھ رکھتا ہے تو پہچان

یہ شوخی یہ بیتابی اب دور کر
مکین آج وہ ہیں تری پشت پر
امام رسل پیشوائے سبیل
یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
سوارِ جہانگیر یکراں براق
مقدر پہ اپنے ذرا کر نظر
جنہیں دیکھ کہتے ہیں جن و بشر
امین خدا مہبط جبرئیل
کتبخانۂ چند ملت بشست
کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

تب براق نے کہا کہ کیا نبی عربی یہی ہیں جبرئیل نے کہا ہاں پھر براق بولا کہ حوض کوثر

کے مالک یہی ہیں جبرئیل امین نے کہا ہاں پھر براق نے کہا کہ قیامت کے دن شفیع المذنبین یہی ہوں گے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں تو جبرئیل فرماتے ہیں۔

محبوب ذات کبریا وہ مصطفےٰ یہ ہی تو ہیں
شہرہ ہی جنکا جا بجا وہ دلربا یہ ہی تو ہیں
درج رسالت کے گہر برج نبوت کے قمر
خالق کے منظور نظر نور خدا یہ ہی تو ہیں
صورت میں لیلیٰ کیطرح معنی میں مجنوں کیطرح
جنت میں طوبیٰ کیطرح رونق فزا یہ ہی تو ہیں
گل میں رنگ بو گوہر میں مثل آبرو
دلمیں نہاں چوں آرزو جلوہ نما یہ ہی تو ہیں
جب ہی کرم ستانی ہیں جس رکھکے ہم دیوانے ہیں
جس شمع کے پروانہ ہیں وہ پرضیا یہ ہی تو ہیں
پیغمبروں کے مقتدا و نیا و دین کے پیشوا
حضرت محمد مصطفےٰ خیر الوریٰ یہ ہی تو ہیں
جنکی ثنا قرآن ہے لولاک جن کی شان ہے
خستہ کا دل اور جان ہے جنپر فدا یہ ہی تو ہیں

تب براق جھک گیا اور کہا کہ سوار ہو جیے یا ختم المرسلین لیکن عرض میری قبول کیجیے آپنے فرمایا کہ وہ عرض اپنی بیان کر تب براق نے عرض کیا کہ یا رسول خدا شفیع روز جزا میری عرض یہ ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے بہتر بہتر براق آپ کی سواری کیواسطے آئینگے امیدوار ہوں کہ اسوقت بھی آپ مجھی کو پسند فرمائیں آپنے عرض اس کی قبول کی تب براق قدم مبارک حضرت کے اپنے سر پر رکھکر یہ زبان پر لایا۔

بر سر و دیدہ ام بنہ ای مہ نازنین قدم
بود بسر نوشت من فیض قدم ازیں قدم
ای دل و جان فدائی تو کعبہ دین سرائے تو
عرش بزیر پائے تو ہست ورا ولیں قدم
معراج کی شب بن ٹھن کے چلا محبوب دل آرا خوب بنا
حوروں نے کہا ای صل علیٰ یہ حق کا دلارا خوب بنا
جب چرخ بریں پر دیکھی جھلک خوش ہو کے یہ باہم بولی ملک
شرمندہ ہوئی شمس اور قمر آنکھوں کا تارا خوب بنا
جاتے ہیں فلک پر ابر سخا از بہر شفاعت قرب خدا
شرمندہ نہ ہو تم اہل خطا اب کام تمہارا خوب بنا

لکھا ہے کہ جب آپ براق پر سوار ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے لگام پکڑی اور میکائیل نے رکاب تھامی اسرافیل آپکے کپڑے سنبھالنے لگے فرشتوں کی فوج آ گئے